نمبر ۲ | امرتسر ۲۴ - اکتوبر ۱۸۹۷ء | جلد ۱

دستور العمل اور ضوابط

۱- الحکم ہر انگریزی مہینے کی ۸ - ۱۵ - ۲۲ - ۲۹ تاریخ کو امرتسر سے علی العموم ۱۶ صفحون پر اور عند الضرورت زیادہ پر شایع ہوگا (۲) الحکم کا مقدم اور اول فرض یہ ہوگا کہ وہ گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرے (۳) الحکم کے مضامین مین پارٹی سپرٹ کا کام نہ کرے گی اور اسی لئے ایسے مضامین جو دل آزار یا مزل حیثیت عرفی ہون قطعاً شایع نہ ہون گے (۴) مجدد الوقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے کے مشن کا سچا خادم ہونیکا الحکم کو فخر ہوگا - (۵) الحکم کے جملہ مضامین از سرتا پا [illegible] ہونگے جو ہر پہلو سے اسلام اور اہل اسلام کے لئے مفید ہوں (۶) جواب طلب امور کے لئے ۱/ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت منا[illegible] (۷) جملہ خط و کتابت و ترسیل زر ڈاک خانہ کے قواعد کے موافق شیخ یعقوب علی (تراب) اڈیٹر و پروپرائیٹر الحکم امرتسر کے نام ہونی چاہیئے اور انکی ہی دستخطی رسید دفتر مصدقہ ہوگی -

(۸) شرح قیمت حسب ذیل ہے :-

قسم خریداران	سالانہ معہ محصول ڈاک	ششماہی
گورنمنٹ اور والیان ریاست	[illegible]	[illegible]
رؤسا	[illegible]	
خاص اور معاونین سے امید معاونت		
عام خریدارون سے	[illegible]	[illegible]

(۹) مابعد کی کوئی شرط نہیں اور نہ شرح مابعد پر کسی کے نام اخبار جاری ہوگا پانچوان نمبر بغیر وصول قیمت روانہ نہ ہوگا (۱۰) ایک ماہ کے اندر جن حضرات سے قیمت وصول نہ ہوگی ان کے نام اخبار بند کرکے چھ ماہ کی قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھ ماہ سے کم کیلئے کسی کے نام اخبار جاری نہ ہوگا - (۱۱) اعلی درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا بشرطیکہ ہمارے فاضل مضمون نگار لینا پسند کرین (۱۳) ہر ایک قسم کی خط و کتابت مین اپنی [illegible] کا نمبر ہونا ضروری ہے (۱۲) خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات جنکی نسبت الحکم کو سچے ہونیکا تجربہ نہ ہو جاوے گا کسی قدر اجرت پر بھی شایع نہ ہون گے قابل اندراج اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے - علی العموم بہت کم معاوضہ عارضی اشتہارات کے لئے لیا جاویگا +

غذای روح

حضرت امام الوقت دام اللہ فیوضہم فرقان حمید کی مدح مین [illegible] مدح سرائی کرتے ہین

نور فرقان ہے جو سب نورون سے اجلا نکلا — پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودہ — ناگہان غیب سے یہ چشمۂ اصفی نکلا
یا الٰہی تیرا فرقان ہے کہ اک عالم ہے — جو ضروری تھا وہ سب اسمین مہیا نکلا
سب جہان چھان چکے ساری دکانین دیکھین — مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہان مین تشبیہ — وہ تو ہر بات مین ہر وصف مین یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقان — پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھون کا وگرنہ وہ نور — ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا
زندگی ایسون کی کیا خاک ہے اس دنیا مین — جنکا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا
جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہین — جنکی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

اپنے ناظرین سے ایک اور بات

ہمنے التزام کیا ہے کہ براہین احمدیہ ۵ کو ہفتہ وار الحکم کے ہمراہ شایع کرین چنانچہ ناظرین آج کے نمبر کے ہمراہ بھی چار صفحہ ملاحظہ فرماوینگے - اگر ناظرین اسی طور پر اسکی اشاعت پسند کرین تو بہتر ورنہ ہم جداگانہ طور پر بھی براہین احمدیہ کو چھاپنے کے لئے تیار ہین - اور اس دوسری صورت مین ہر خریدار اخبار کو صرف [illegible] اور زاید دینے پڑینگے - اور صرف براہین کے خریدارون کو صرف [illegible] علاوہ محصول ڈاک اور ایسی درخواستون کے جمع ہو جانے پر صرف دو ماہ کے اندر انشاء اللہ ہر چہار جلد چھاپ کر ناظرین کو پہنچا دینے کا وعدہ کرتے ہین ÷ منیجر

شیخ یعقوب علی تراب اڈیٹر و پروپرائٹر الحکم کے لئے ریاض ہند پریس امرتسر مین چھپا

ایڈیٹوریل ریفرنس نوٹس

شکریہ

الحمد للہ الحکم کا پہلا نمبر معزز ناظرین کے پاس پہونچ گیا اجرائے اخبار کیوقت فطرتی طور پر جیسا کہ ہر ایک کام کے آغاز مین ہوتا ہے رجا و بیم کی دو حالتیں ہم پر طاری تہین - لیکن جس مسرت اور اشتیاق سے الحکم کا خیر مقدم اوس کے پرجوش قدردانون نے کیا ہی اوس سے ہم کسی قدر یہ اندازہ کرنیکے قابل ہو گئے ہین کہ الحکم کے اجراء کی ضرورت ہے. جس قسم کے مسرت کے بہری ہوئی خطوط ہماری احباب کی طرف سے موصول ہوئے ہین ہم انکو عدم گنجایش کیوجہ سے درج نہین کر سکتے تاہم ہم اس خیال مین ہین کہ عوام کو شوق دلانے کیلئے اون خطوط کی اشاعت ضرور ہوگی جو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتے ہین اور انکی ایسی قابل قدر رائے اور حسن ظن کا شکریہ ادا کرتے ہین یہ اون کی عنایت اور قدردانی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم - جن احباب نے پہلے ہی پرچہ پر زر چندہ بہیجکر کارخانہ کی اعانت کی ہے اونکے بھی ہم شکر گذار ہین جزاہم اللہ احسن الجزا - الحکم کو اگر ضرورت ہے تو ایسے قدردانون کی جو دینی حرارت اور سچا جوش اشاعت اسلام کا رکھتے ہون ؛ ہم انکو یقین دلاتے ہین کہ انشاء اللہ الحکم اونکی امیدون کے موافق ایک سچا قومی ایڈوکیٹ ہوگا

الحکم کے قدردان اور انکی واجب التعمیل مفید رائے

یہ امر ہمارے دعوی کا محتاج نہین ہونا چاہیئے کہ الحکم کے اجرا کا اصل مقصود قومی بہلائی اور بنی نوع انسان کی سچی خدمتگذاری ہے بلکہ الحکم کی عملی زندگی سے ثابت ہونا چاہیئے -

پہلا نمبر اپنے احباب اور حضور مقدس امام الوقت کی پرجوش اور عقیدت کیش نیکدل فرمانبردار جماعت کے اکثر ممبرون کے پاس بہیجدیا گیا تہا تاکہ انکی قیمت وغیرہ ضروری امور کے متعلق اونکی قابل قدر آرائے کے موصول ہونے سے بعض فروگذاشتون کی جو انسانی کامونکا خاصہ ہے اصلاح ہو سکے -

"الحکم" کے لئے حضور امام الوقت ادام اللہ برکاتہم دعا کا خاص طور پر وعدہ فرماتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ حضور کی دعا الحکم کی آبیاری اور سرسبزی کے لئے ہزار ہا قدردانون کی قدردانی اور رسمی امداد سے بڑھ کر ہے ؛ ساتھ ہی حضور چاہتے ہین کہ الحکم کی قیمت مین خاص طور پر کمی کی جاوے اور عام مضامین بھی درج ہون - لہذا ہم سب سے اول حضور مقدس کے ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے جو ہماری سعادت اور ہدایت کا موجب اور کامیابی کا سچا ذریعہ ہے الحکم کی قیمت مین امتیاز اور تخفیص کو دور کرتے ہین کل خریداران سے چھ روپیہ سالانہ مع محصولڈاک مقرر کرتے ہین مگر یہ قیمت ہمارے معزز - متمول اور اس پر فراخدل اور قومی کامون اور اس مقدس مشن کی اشاعت مین سب سے بڑھ کر حصہ لینے والے احباب کی خاص امداد کی مانع نہ ہوگی گو اونسے زیادہ کا مطالبہ نکیا جائیگا

ان سب باتون کے علاوہ ہم ایک خاص امر کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتے ہین اور وہ یہ ہے کہ لاہور کی باہمت جماعت کے خیالات کا اندازہ کرنے سے ہمین معلوم ہوا کہ وہ الحکم کے خریدارون کو زر نقد سے امداد والے قاعدہ کے سخت مخالف ہین - اور جہانتک ہم نے اس معاملہ پر سوچا ہے ہم اونکی تائید کرنے پر مجبور ہین گو اس قاعدہ سے ہماری اصل غرض اپنے بہائیون کو امداد اور انکے رنج و راحت کا شریک حال ہونا تہا مگر ہمارے لاہوری بہائی اپنے اتقا اور اخلاص مین ہم سے یہانتک بڑہ گئے ہین کہ اونپر رشک آتا ہے - اونکا اعتراض بجا اور بالکل بجا ہی جسکا ماحصل یہ ہے کہ الحکم کی خریداری یا اوسکی اشاعت مین کوشش اور امداد ایک ایسا کام ہی جسکو ہمکو اپنا فرض سمجھکر ادا کرنا چاہیئے اور اسکی امداد مین محض اللہ کریم کی ہی رضاجوئی مقصود و مرکوز خاطر ہو نہ نمایش اور تصنع - مگر ایسے قاعدہ کے رہنے سے گو یہ قاعدہ اشاعت اخبار کے شوق دلانے کے لئے کیسا ہی مفید اور عام طور پر بھی پرنفع ہو لیکن ایک دینی اور الہی کام مین وہ اکثرون کے ابتلا کا موجب اور ٹھوکر کا پتھر ہو جاتا ہے کیونکہ بجائے صدق و اخلاص کے پہر روپیہ ملنے کا لالچ اور طمع مقصود ہو جائیگا - لہذا یہ انعام و امداد وغیرہ کسی صورت مین بھی موعود نہ ہونی چاہیئے - چونکہ یہ رائے واقعی آب زر سے لکہنے کے قابل اور واجب التسلیم ہی اور انسان کو سچے اخلاق اور حقیقی نیکی کی تعلیم دیتی ہی ہم نہین چاہتے کہ اوسکی مخالفت کر کے خود ٹھوکر کا پتھر ثابت ہون - چونکہ ہماری نیت نیک اور ہمارا ارادہ عام خیر سگالی کا تہا اسلئے ہمکو اوسکا ثواب مل رہیگا - مگر اوسمین جب یہ سقم اور نقص ہو تو کس صورت مین اسکو نقص پر اطلاع پاکر بہی قایم رکھنا واجب ہے لہذا آئندہ کے لئے ہم اس قسم کا کوئی وعدہ نہین کرتے ہان یہ امر دیگر ہے کہ اگر اللہ تعالے چاہیگا - تو اس قسم کے کام بھی الحکم سے لے لیگا - بالآخر ہم اپنے معزز قدردانون کی قابل قدر رائے کا شکریہ ادا کر کے اوسکی تعمیل کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ وہ آئندہ بہی اپنے مفید مشورون سے الحکم کو محروم نہ رکھین گے ؛-

رپورٹ دہرم مہوتسو اور محمد حسین بٹالوی

(قابل توجہ مینیجنگ کمیٹی دہرم مہوتسو)

میان محمد حسین بٹالوی بذریعہ چودہوین صدی اعلان کرتے ہین کہ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور مین جو تقریر اونکی چہپی ہے وہ انکی صحیح تقریر نہین رپورٹ کے شایع کنندگان نے اونکے نام سے ایک غلط تحریر شایع کردی ہے - ہمکو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑا کہ محمد حسین بٹالوی کی حالت بہت کچھ قابل رحم ہو گئی ہے دہرم مہوتسو کی کارکن کمیٹی کے معزز ارکان پر اس قسم کا الزام اونکی شان سے بہت بعید ہے - خود ہم نے میان محمد حسین کی تقریر قلمبند کی تھی اگر انکو شبہہ ہو کہ اسقدر جلد کوئی انکی تقریر نہین لکہہ سکتا تو ہم انکو چیلنج کرتے ہین کہ وہ کسی جلسہ مین بولین اور ہم اونکی تقریر کا لفظ لفظ تک ضبط کر کے دکہا دین گے - فی الحال عدم گنجایش کی وجہ سے ہم انکے ایسے بے معنی اعلان پر نکتہ چینی نہین کر سکتے لیکن دوسری اشاعت مین اس پر معقول رائے زنی کرین گے - مگر ہم دہرم مہوتسو کی معزز مینیجنگ کمیٹی کو رائے دیے بغیر نہین رہ سکتے کہ وہ میان محمد حسین سے ضرور جواب طلب کرین ورنہ اونپر ایک سخت الزام لگایا گیا ہے جو ہماری رائے مین انکے

حیثیت عرفی تک پہونچنے والا ہے۔ اور انکی کارروائی کو ملیامیٹ کرنے والا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میاں محمد حسین نے باوجود امرار بسیار کوئی تحریری مضمون نہیں دیا۔ اور کارکن کمیٹی کے پیش کردہ مضمون کو جو آپنے نہایت احتیاط اور کوشش سے ضبط کیا تھا غلط قرار دیدیا ہم چاہتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین بی۔ اے اسپر کچھہ لکھکر اس الزام کو دور کریں ؛

جہانتک ہمکو قیاس اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے شیخصاحب کو ایسے اعلان کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ خاص اوس جلسہ اعظم مذاہب میں چونکہ حضرت امام الوقت کی تقریر سب پر غالب رہی تہی جلسہ میں شامل ہونے والے معزز حاضرین اور بیدار اردو انگریزی اخبارات نے کمال فصاحت سے بیان کیا اور کیوں نہ ہو حضرت واہب العطایا نے پہلے ہی اپنے الہام کے ذریعہ مرزا صاحب کو اوس تقریر کے غالب رہنے کی بشارت دیدی تھی جو بذریعہ اشتہارات شایع بہی کردی گئی تہی۔ اوس تقریر کے مقابل میں چونکہ شیخصاحب کی ایک پہیکی سی تقریر تہی اور عوام کے دلوں میں جچی نہ تہی اس لئے شیخصاحب نے رپورٹ مذکور کے ساتھ اوس کا چہپنا اپنی ندامت کا موجب سمجہا اور اب رفع ندامت اسطرح پہ کرنا چاہتے ہیں بہر حال ہم چہپا دیہ ذکر ہوا کارکن کمیٹی جلسہ اعظم مذاہب کے معزز ارکان کی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

عالی جناب سر سید احمد خان

صاحب بہادر بالقابہ نے حال میں ایک قابل قدر مضمون امام اور امامت کے عنوان سے لکھہ کر راولپنڈی کے اخبار چودہویں صدی میں شایع کیا ہے جسکو ہم اپنی معزز ناظرین کی آگاہی اور دلچسپی کے لئے دوسری جگہ شایع کرتے ہیں۔ سید صاحب نے اسمیں شک نہیں ایک محققانہ مضمون لکہا ہے مگر اسمیں جو غلطی اونہوں نے دربارہ مشابہت بذریعہ الہام و وحی میں کہائی ہے اوسکو ہم تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کو اگلی اشاعت پر اٹہار کہتے ہیں سید صاحب نے اس امر میں سخت غلطی کہائی ہے کہ الہام کا سلسلا آنحضرت صلعم کے بعد بالکل بند ہی ہوگیا ہے۔ ہم کو ایسی محقق اور فاضل کی ایسی غلطی پر افسوس ہے کہ کاش سید صاحب امام الوقت کی تصانیف کو پڑہنے کی تکلیف گوارا کرتے ۔ بہر ہم اونکو صاف دل سے امید رکہتے ہیں کہ وہ ضرور اپنی غلطی کو دور کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں بہر حال ہم اگلے نمبر میں اسپر وضاحت سے لکہیں گے اور اگر خود امام الوقت اسپر توجہ فرمائیں تو وہ بہت ہی مفید ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی جو کچہہ لکہیں گے دوسرا کم لکہے گا۔ علاوہ ازیں ہم جو کچہہ لکہیں گے وہ سید نا مرزا صاحب کے کلام ہی کا اعادہ ہوگا اس لئے اگر خود حضرت اقدس اس معاملہ پر قلم اوٹہاکر سید صاحب پر اتمام حجت کریں تو کیا تعجب اللہ تعالی سید صاحب کو انشراح صدر نصیب کرے اور وہ اپنی غلطی پر اطلاع پالیں

ایک اور دیسی ڈپٹی کمشنر

یہ امر نہایت مسرت سے ظاہر کیا جاتا ہی کہ پنجاب گورنمنٹ نے حال میں ایک اور دیسی ڈپٹی کمشنر کا تقرر فرماکر اپنی کمال مہربانی کا ثبوت دیا ہے چنانچہ ہمارے مہربان مولوی انعام علی صاحب ڈسٹرکٹ جج جہلم ڈپٹی کمشنر ہوکر مظفر گڑہ تشریف لے گئے ہیں مولوی صاحب ممدوح ایک ہر دلعزیز اور قابل عزت ہیں اونکی قابلیت اور اس پر بے تعصبی محنت جفاکشی اور ہر دلعزیزی کا ثبوت اونکے موجودہ عہدہ سے بڑہکر کیا ہوگا ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوے مولویصاحب کو مبارکباد دیتے ہیں

اللّٰہم زد فزد

ہمارے معزز دوست کلانور کے رتن مرزا نیاز بیگ صاحب پنشنر ضلعدار کے لخت جگر۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب حال میں بمشاہرہ یکصد روپیہ لاہور میڈیکل کالج میں ہوس سرجن مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب ایک صالح اور ذی علم دقیق فہم اور سلامت رو نیک طینت آدمی ہیں اللہ تعالی کا خوف اور خشیت جو انسان کو اعلی مدارج پر پہونچاتا ہے اونکے دلمیں ہے ہم کو کامل امید ہے کہ مرزا صاحب اپنے مفید فن سے انشاء اللہ عوام الناس کو بہت کچہہ فایدہ پہونچائیں گے ؛ اور اپنے فرض منصبی کو نہایت نیک نیتی سے ادا کریں ؛

میڈیکل کالج کو جوان طالب علم مرزا صاحب کی زندگی اور چال چلن سے بہت کچہہ استفادہ کریں گے اور ہم تو یہی کہیں گے کہ اللہ تعالی نے لاہور میڈیکل کالج پر اپنا فضل کرنا چاہا ہے کیونکہ اسنے اپنے قایم کردہ سلسلہ سے اس کالج کو بہت کچہہ فیض بخشا ہے اور یہ چوتھے صاحب ہیں جو ہماری جماعت میں سے اسی اسسٹنٹ سرجن ہوئے ہیں۔ میڈیکل کالج میں اس سلسلہ کو وسعت کے ساتھ پہیلانے اور قایم کرنے کے لئے یہ ایک ذریعہ بنادیا ہے جس سے امید ہے کہ بہت اچہا اثر طلباء پر پڑیگا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ایسے صالح نوجوان جو سچے جوش اور حقیقی ارادت سے کام کرنے والے ہوں ہماری جماعت میں کثرت سے شامل کرے جو ملک اور قوم اور خود گورنمنٹ کے لئے بہت کچہہ مفید ثابت ہوں۔ اللّٰہم زد فزد

پنجاب میں

آخر کار لیجسلیٹو کونسل کا تقرر عمل میں آیا ہے جسمیں چار ملازم اور پانچ غیر ملازم ممبر مقرر ہوئے یعنے مسٹر سی ایم ریوازسی۔ ایس۔ آئی فنانشل کمشنر۔ مسٹر ایس ایس تہاربرن کمشنر راولپنڈی مسٹر ایل ڈبلیو ڈین چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ مسٹر جے ایس برنسفورڈ سکرٹری محکمہ آبپاشی۔ سر ڈیم رینگن بابا کہیم سنگہ صاحب بیدی سی۔ آئی۔ ای۔ رائے بہادر مدن گوپال بیرسٹر ایٹ لا۔ نواب فتح علیخان صاحب قزلباش خان بہادر سید خلیفہ محمد حسین صاحب فارن منسٹر پٹیالہ۔ یہ انتخاب ہر پہلو سے قابل فخر اور لایق تعریف ہے جس سے ہماری گورنمنٹ پنجاب کی دقیقہ رس اور مردم شناس نظر کی وسعت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ بہر حال ایک عرصہ کی آرزو پوری ہوئی جو ہز آنر سر میکورتھ ینگ صاحب بالقابہ کی عہد حکومت کی عمدہ ترین یادگار ہے پہلا اجلاس یکم نومبر کو ہوگا ؛۔

مکاتیب دلچسپ

پادری عماد الدین کے ترجمہ قرآن پر ایک نظر

مندرجہ ذیل مراسلت ایک ممتاز فاضل اور ذی علم یعنی عمدۃ الفاتح الکتاب المبین مولوی محمد امام الدین صاحب پنشنر منصف منٹگمری کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ جس میں پادری عماد الدین لاہز امرتسری کے مشہور ترجمہ اردو قرآن مجید پر نہایت متانت اور مہذبانہ اسلوب اور قابلیت کے ساتھ نقص کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ عماد الدین صاحب کا گھریلو ترجمہ قرآن مجید کے معانی سے دور جا پڑا ہے امید ہے کہ پادری صاحب موصوف اگر دب سکتے ہیں اسکا معقول جواب شایع کرینگے ورنہ ترجمہ کے بیسے اثر سے خلقت بچیگی اور اگر پادری صاحب جواب لکھنا چاہیں تو ہم نہایت فراخدلی سے الحکم میں شایع کر دینے کو تیار ہیں۔ اڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب پادری عماد الدین صاحب!

اتفاقیہ طور پر آپ کے شایع کئے ہوئے ترجمہ قران عربی ۱۸۹۴ء مقام امرتسر کے ایسے ایسے مقامات نظر سے گذرے ہیں کہ جنکو دیکھنے سے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے ان مقامات کا ترجمہ کرنے میں سخت سخت غلطیاں کی ہیں اور اس سبب سے وہ مقامات معرض اعتراض میں ہیں۔

پادری صاحب! آپکے اس شایع کئے ہوئے ترجمہ قران عربی کے دیباچہ کے صفحہ دوم کے مضمون سے واضح ہے کہ آپ نے اس ترجمہ کے کرنے میں دو سے مدد لی ہے۔

ایک تو تراجم اور تفاسیر قران عربی اور کتب لغت سے۔

دوم۔ اپنی لیاقت عربی دانی سے۔

کیونکہ آپکے ترجمہ قران متذکرہ صدر مطبوعہ ۱۸۹۴ء کے دیباچہ کے صفحہ دوم میں حسب ذیل لکھا ہے

"ترجمہ لکھنے کے وقت کتب مفصلہ ذیل میرے سامنے تھیں"

(۱) لفظی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کا۔

(۲) کچھ لفظی کچھ بامحاورہ دہلی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب کا۔

(۳) فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب کا بہت لایق فایق ترجمہ ہے اور مترجم کی نظر اسمین عربی الفاظ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے

(۴) فارسی ترجمہ آقا جمال صاحب مجتہد ایران کا ہے جو سال گذشتہ میں دریان بمبئی کے چھپا عمدہ ہے اور فصیح اور نہایت صحیح ہے۔

(۵) تفسیر جلالین۔

(۶) تفسیر قاضی بیضاوی۔

(۷) تفسیر فوز الکبیر۔

(۸) تفسیر مدارک التنزیل

(۹) تفسیر حسینی۔ یہ تفسیر بہت عمدہ ہے اور جامع کہ بہت تفسیرون کے خیالات اسمین جمع ہیں

(۱۰) تفسیر اتقان فی علوم القران

(۱۱) قاموس اور علم لغت

(۱۲) منتہی الادب در لغت

(۱۳) صراح

ان کتابوں سے میں نے مدد لی اور اسکو سوچا جہانتک مجھکو عربیت میں دخل ہے اسکو بھی کام میں لایا" مگر اس مضمون مندرجہ صدر دیباچہ آپ کے سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اگر کسی محل میں تراجم اور تفاسیر میں سے کسی ایک کا دوسری سے مختلف ہونا آپکو پایا گیا ہو تو ایسے محل میں کسی ایک ترجمہ یا تفسیر کو دوسرون پر ترجیح دیکر اسکے اختیار کرنے اور باقی کو ترک کرنے میں کونسا طریق آپ نے اختیار کیا ہے؟ آیا کسی خاص مترجم یا مفسر کو دوسرون پر ترجیح دیکر اسکے معنی مختار کو آپ نے بھی اختیار کیا ہو یا اپنی عربیت دانی کا دخل دیکر کوئی اور ہی معنی ایجاد کر لئے ہیں۔ بہرحال میں جس صورت میں کہ آپ اپنے ترجمہ کو کئی ایک تراجم اور تفاسیر کی مدد سے اس طرح لکھا جانا بیان کرتے ہیں کہ ان تراجم اور تفاسیر میں جو جو مضامین درج تھے ان میں سے معانی کلمات اور مضامین آیات کے منتخب کر کے اس ترجمہ میں لکھے گئے ہیں تو ایسی صورت میں یہ امر لازمی تھا کہ یا تو آپ اپنے دیباچہ میں اس امر کو کسی ایسے قاعدہ کلیہ کی بھی تحریر کرتے کہ جس سے ظاہر ہو جاتا کہ آپنے مختلف معانی اور مضامین عبارت کسی ایک ترجمہ یا لغت کو کیونکر منتخب کر کے اپنے ترجمہ میں درج کیا ہے اور دوسرون کو کیونکر ترک کر دیا ہے یا آنکہ ہر ایک ایسے محل مختلف فیہ میں بذریعہ تنبیہ وغیرہ کے آگاہ کر دیتے تاکہ آپ کے معنی مختار کے منتخب ہونیکی بھی وجہ معلوم ہو جاتی اور شک بھی رفع ہو جاتا۔

اور پادری صاحب یہ بھی واضح ہو کہ اس دیباچہ میں تحت ذکر شاہ ولی اللہ کے ترجمہ بنظر شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمہ کی اور نیز خود انکی یہ تعریف آپ نے لکھی ہے (کہ یہ بہت لایق فایق ترجمہ ہے اور مترجم کی نظر اسمین عربی الفاظ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے) اور میری دانست میں یہ تعریف شاہ ولی اللہ صاحب کی شان میں تو برائے نام ہی ہے بلکہ در اصل در پردہ آپ اپنی ہی یہ تعریف کر رہے ہیں گویا آپ اس پیرایہ میں بڑے زور کے دعوی کیساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے عربیت دانی میں یہانتک دخل ہے کہ عربی الفاظ کی جڑون تک پہنچا ہوں اور اس مادہ عربیت دانی سے جو الفاظ کی جڑون تک پہنچنے کا رکھتا ہوں عربی الفاظ کی جڑون تک پہنچنے والوں کو بخوبی شناخت کرتا ہوں۔

پادری صاحب! اب منجملہ ان مقامات کے جو معرض اعتراض میں ہیں چند مقامات کو ذیل میں لکھا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آپ اپنے اسی عربی الفاظ کی جڑون تک پہنچنے والی عربیت دانی کی لیاقت کے زور سے ایسے طور پر اعتراضات مندرجہ کو حل کر دکھائینگے کہ جس سے آپکے اسی دعوی عربیت دانی کی لیاقت کی تصدیق ہو چکے اور اس مصرعہ (ظاہر باطل بعید یا کہ وباطن صحیح) کا مصداق بننے سے بچ سکیں۔

اور جن جن لوگون نے بسبب کمی علم یا کم علمی علم عربی کے بڑے زور سے آپ کے شایع کئے ہوئے اس ترجمہ قران عربی کی تعریفیں کر کر کے محمدی لوگون کے حق میں بہت کچھ خلاف واقع لکھکر چھپوا کر اپنے اپنے اخبارون میں شایع بھی کرایا ہوا ہے اونکو پشیمانی میں مبتلا ہونے سے بچا سکو اور یہ بھی تکلیف دی جاتی ہے کہ چونکہ یہ خط متضمن مضامین اعتراض کا بذریعہ رجسٹری کے بھیجا جاتا ہے پس اگرچہ ڈاکخانہ والے تو آپ سے رسید لفافہ کی حاصل کر لینگے ہی مگر آپ ایک علیحدہ خط کے ذریعہ بھی اس خط کی رسید بھیجدیوین تاکہ راقم معترض کو کامل طور پر تسلی ہو جاوے کہ آپ کو یہ خط معہ اعتراضات موصول ہو گیا ہے اور علاوہ بران آپ ان اعتراضات کا جواب لکھنے میں بھی جہانتک ممکن ہو جلدی کریں تاکہ بیجا انتظاری کی تکلیف اٹھانے کی نوبت نہ پہنچے اور اس غرض کیواسطے آپ استغنا و غفلت کو عمل میں نہ لائیں۔ نقل اس خط کی اخبارات کے ذریعہ سے بھی آپکو اور آپکے ہم مشربون کو اور نیز آپکے ہم الفون کو خصوصاً علماء محمدی کو پہنچانے کے واسطے بھی کوشش کی جاویگی فقط

(باقی)

اعتراض کا محل نمبر (۱)

آپکے شائع کئے ہوئے عربی قرآن کے ترجمہ کے صفحہ ۷۵ سطر ۱۹ و ۲۰ میں جو آیت نمبر ۵۱ پر درج ہے وہ آیت رکوع ہفتم سورۃ مائدہ نمبری پنجم اعلی سپارہ لایحب اللہ نمبری ششم میں حسب ذیل ہے

۵۱- وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ - اور ترجمہ آیت مندرجہ صدر کا آپکے شائع کئے ہوئے ترجمہ میں حسب ذیل ہے

۵۱- اور چاہئیے کہ اہل انجیل اوس کے موافق جو اللہ نے اس میں نازل کیا حکم کریں اور جو کوئی یہہ نازل کردہ خدا حکم نہ دے وہی فاسق ہے۔

اعتراض معمولی

ہر چہار تراجم یعنے شاہ رفیع الدین صاحب و ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب و ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب و ترجمہ آقا جمال صاحب میں اور تفسیر جلالین و مدارک التنزیل میں یہہ ہرگز درج نہیں ہے کہ اہل انجیل موافق باقی آئیندہ۔

مسئلہ تسلسل و منکر تصرفات خدا کا اعتراض

(۱) ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مولود کی پیدائش کے لئے نر و مادہ کا باہمی اتصال لازمی ہے اگرچہ نر و مادہ باہم اتصال نہ کریں حمل قرار نہیں پا سکتا پھر جبکہ ہماری پیدائش کے واسطے ہماری ہی نوع کی اتصال شرط ٹھہرا تو ایسی حالت میں خدا کے تصرفات کو تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے

(۲) جبکہ ہماری پیدائش کا باعث ہمارے والدین کا باہمی اتصال ہوا تو اسیطرح ہمارے والدین کی پیدائش کا باعث انکے والدین کا اتصال ہوا علی ہذا القیاس اسی طور سے یہہ سلسلہ غیر منتہائی زمانہ تک اوپر کیطرف چلا جاتا ہے کسی جگہ ٹھیرتا نہیں تو اس صورت میں اس امر کے تسلیم کی کیا حاجت ہے کہ اس سلسلہ کی ابتدا خدا کے ارادہ سے ہوئی رفتہ رفتہ علی ہذا القیاس آئیندہ کی طرف بھی یہہ سلسلہ یون ہی چلا جاتا ہے اور غیر منتہائی زمانہ تک چلا جائیگا پھر کیونکر تسلیم کریں کہ کسی زمانہ میں خدا کا ارادہ اس سلسلہ کو بند کر دیگا۔

(۳) اس امر کے ثبوت کی ہمارے پاس کیا دلیل ہے کہ خدا کے تصرفات ان سلسلوں میں موجود ہیں۔

(۴) خدا محسوس نہیں پس ہم کیون مان لیں کہ وہ ہے۔

اخبار عام کا ولائیتی نامہ نگار

اور

سید نا میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

یا

چھوٹا منہ بڑی بات

اخبار عام میں گنگا جمنی زبان میں کسی نامہ نگار کی ولائیتی چٹھی کچھ عرصہ سے شائع ہوا کرتی ہے یہ نامہ نگار صاحب شاید ترکی ٹوپی پہنکر لندن میں اور ولایت میں جہازوں وغیرہ کے قلیوں یا اور ایسی قسم کے آدمیوں کو کچھ لکھنا پڑھانا سکھاتے ہیں ہمکو کئی مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ان کی ولائیتی چٹھی بزرگ انیسویں صدی کے سب سے بزرگ انسان کی شان میں شوخیان کرنیکا اتفاق ہوا ہے اور اوس نے اپنی عادت مستمرہ کے موافق ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کے اخبار عام میں ۱۳ ستمبر کی ایک لکھی ہوئی چٹھی شائع کرائی ہے جسمیں نہایت بیباکی اور تمام حلم و شرافت و انکساری نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شان میں جرأت اور دلیری کر کے اور خدا سے نہ ڈر کر بہت کچھ گستاخیان کی ہیں ہم ناظرین کو اس انجیلی یسوع مسیح کے چیلے کی اندرونی حالت کا اندازہ کرانے کے لئے بغیر ریمارک کرنے سے پیشتر اوسکے اصل الفاظ درج کرتے ہیں جو اوسنے سیدنا مرزا صاحب کے متعلق لکھے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ڈرو مرزا قادیانی سے یعنے پادری ڈرتے ہیں اے اہل ہند کسی سے نہ ڈرو۔ مرنا برحق ہے کوئی قبل از وقت نہیں مرتا جو قسمت میں لکھا ہے وہ ہوئیگا پھر کیون ڈرین اگلے جگ میں کیکر مرزا کا بدلہ لیگا ڈرو فقط اللہ سے۔ بیوقوف ہیں وہ طالبعلم جو نہ ڈرو گو بعضون نے موت تک قید پائی تو ہم کو اور آپ کو کیا ہمکو کسی کا خوف نہیں لال لال آنکھون اور بزدل گیدڑ کی بہبک سے نہ ڈرو کتون کی بھونک سے پیدیسی ڈرین ہم ولیسون کو کوئی نہیں نقصان پہنچا سکیگا۔ بس انجیلی یسوع کے چیلے کی طرز تحریر کو ناظرین ذرا غور سے پڑھیں اگر تہذیب اور حضور امام الوقت جیسی شان میں یہہ گستاخیان کی گئی ہیں کا وہ ہدایت نامہ جو انہون نے امن کو قایم رکھنے اور دنیا میں تہذیب اور شائستگی کی حقیقی روح پھونکنے کی غرض سے محسنوں اور دوستوں کے لئے شائع کیا ہے تو ہم ایسے بیدس کو نتری کی بہتری جواب دیکر نامہ نگار وغیرہ کا درجہ دیتے ہیں ہم ولائیتی نامہ نگار کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہہ بد کلامی اور شوخی آپ کو مبارک ہو ہم اپنے دشمنون کے لئے دعا کرتے ہیں کیونکہ یسوع نے دشمنون کو پیار کرنیکی تعلیم دی ہے مگر یسوع مسیح کے نام سے آنیوالے ابن مریم نے دشمنون کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی ہے جو اس سے بہت کچھ بڑھکر ہے۔

ہم نہیں جانتے ولائیتی نامہ نگار کو اس مضمون کے لکھنے کی کیون ضرورت پیش آئی کیا وہ نہیں سمجھتا لو جانتا کہ مسیح موعود دنیا میں تلوار چلانے نہیں بلکہ صلح کرانے آیا ہے کسی کے لئے موجب خوف نہیں ہو سکتا ہے۔ ناپاک ہیبتا قاعدہ کلیہ ہے اور سعدی علیہ الرحمتہ نے بھی لکھا ہے کہ بدکار و جعلساز کو ہر حال ڈر لگا رہتا ہے اور چور کو کوتوال کا کھٹکا ہوتا ہے ورنہ ہر کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ پادریوں کو جو ولائیتی نامہ نگار کے قول میں سیدنا مرزا صاحب سے ڈرتے ہیں اگر مرزا صاحب سے کسی قسم کا خوف و خطر ہے تو اسی قسم کا کیونکہ اس مسیح کے نام پر آنیوالے ابن مریم نے عیسائیوں کی زیادتیوں اور غلطیوں کو کھول کھول کر دکھلایا ہے اور عیسائی مذہب کی بنا کو گرا دیا ہے اور مردہ پرستی اور صلیب پرستی کی لعنت سے بچانیکی منادی کی ہے اور لوگوں کو کسی مردہ خدا کیطرف نہیں بلکہ ایک حی و قیوم اور زندہ خدا کیطرف بلایا ہے اور انسان پرستی کے ڈھیرے بھاری بوجھ سے عیسائیوں کو نجات دینے کے لئے دعوت کی ہے اور کہا ہے کہ اے بوجھ سے لدے ہوے بھاری بوجھ کے نیچے دبے ہو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا یہہ آرام یہہ کہ وہ آرام ہے انسان کو بدیوں اور بدکاریوں پر دلیر کرے لاریب یہ امر ماننا پڑیگا کہ پادریوں کو مرزا صاحب کی اس دعوت نے ہلاک کر دیا ہے اور وہ ایک پیچابی قسم کی اندرونی گو میں وہ اپنے مشن کی ترقی کی راہوں میں ڈرتے ہیں لیکن اب آئندہ چلنے کی سکت نہیں رہی۔ ولائیتی نامہ نگار صاحب اگر غور سے مطالعہ کریں اور سیدنا مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں پیرا انکو اندازہ کرنیکا موقع ملیگا کہ یہی مخص بعض امر میں سلامتی کا شہزادہ کہلانیکا مستحق ہے جسنے دنیا سے گمشدہ صداقتون کو پھر ظاہر کیا ہم ولائیتی نامہ نگار پر محض اتمام حجت کی غرض سے لکھتے ہیں کہ وہ آئیندہ اپنی زبان کو سنبھال لیں ہمیشہ کہ اللہ الٰہی کے ساتھ جنگ کرنا اچھا نہیں وہ بائبل کو پڑھیں کہ الیسے لوگ جو مامور من اللہ کیساتھ جھگڑتے ہیں وہ خدا سے جھگڑنیوالے ٹھیرائے گئے ہیں۔ سیدنا مرزا صاحب کا وجود ایک ابر رحمت کا وجود ہے جو خس و خاشاک کو اور گندہ شیا کو اپنی رو میں بہائے جاتا ہے اور سمندر میں گرا دیتا ہے اور اچھی اور عمدہ زمینون کو سیراب کر کے شاداب کرتا ہے ہم کسی دوسرے وقت پر ولائیتی نامہ نگار کے نام ایک کھلی چٹھی بذریعہ اخبار شائع کرینگے جو ساحل کل پادریوں کے نام ہوگی اسمیں ہم تفصیلی طور پر ان امور کا ذکر کرینگے اب ہم اخبار عام کے معزز ایڈیٹر کو مخاطب کر کے اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارا اخبار اپنے ولائیتی نامہ نگار کے پاس ضرور بھیجدین تاکہ وہ کو اپنی جلد بازی کے اندازہ کرنیکا موقع مل جاوے بالآخر ہم امید رکھتے ہیں کہ [illegible]

امام اور امامت

مرقومہ عالیجناب سر سید احمد خان صاحب بہادر مدظلہ بالقاب

اس مقام پر امام کے لفظ سے ہماری مراد اُس شخص سے نہین ہے جو سب کے آگے کہڑا ہو کر لوگون کو نماز پڑہاتا ہے بلکہ ایسے شخص سے مراد ہے جو بسبب کمال نفسی روحانی یا علمی و عملی کے امام کے لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مین علاوہ نبوت اور نفاذ احکام اور محافظت مسلمین کے جو آنحضرت کے بعد شان خلافت سے متعلق ہین۔ ذاتی کمالات اور اعلے درجہ کی صفات بہی تہین پس اُن صفات کمال مین مشابہت پیدا کرنا اس کمال مین امامت کے درجہ پر پہونچنا ہے۔

مثلاً رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم دین مین جو بذریعہ وحی یا الہام کے جو مقتضائے فطرت نبوت تہا اعلے درجہ کا کمال حاصل تہا۔ اور گو اس درجہ کا کمال کسی دوسرے شخص کو حاصل نہین ہو سکتا۔ مگر جن لوگون نے علم دین اور احکام شریعت کے سمجہنے اور نکالنے مین نہ بطور تقلید بلکہ بطور اجتہاد کوشش کی اور اسکو حاصل کیا۔ اور جم غفیر مسلمانون نے اسکو قبول و تسلیم کیا۔ گو کہ اسمین خطا کا احتمال بہی ہو انہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال دینی مین ایک قسم کی مشابہت پیدا کی۔ اور اس کمال مین درجہ امامت حاصل کیا اور تمام لوگون نے اس فن مین ان کو تسلیم کیا۔ جیسے کہ مجتہدین اربعہ امام۔ ابو حنیفہؒ۔ امام شافعی۔ امام احمد حنبل۔ امام مالکؒ رضی تعالی عنہم اجمعین تھے۔

یا مثلاً جو تقدس ذاتی اور صفات روحانی اور علم دینی و روحانی رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا۔ اسکو آیمہ اہل بیت علیہ السلام نے حاصل کیا۔ خواہ تعلیماً خواہ وہبیا اور اس کمال مین امام تسلیم کیا اور آیمہ اہل بیت کے لقب سے ملقب ہوئے۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم عقاید تحقیقاً یا از روئے وحی یا الہام کے حاصل تہا جو دوسرے کو حاصل نہین ہو سکتا پس اسمین مشابہت کا حاصل کرنا صرف استدلال پر منحصر تہا پر جس نے استدلال سے اسکو حاصل کیا گو کہ اسمین غلطی کا بہی احتمال ہو۔ اور جم غفیر مسلمانون نے اسکو تسلیم کیا۔ اس نے اس فن مین امام کا درجہ پایا۔ جیسا کہ امام غزالیؒ اور امام فخر الدین رازیؒ و دیگر علمائے علم کلام اس فن مین درجہ امامت کو پہونچے تہے۔

علاوہ اس کے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اور بہت سے کمالات ذاتی تہے۔ جیسے تقدس روحانی استغراق فی ذات اللہ۔ توجہ الی اللہ۔ تعمیل حکم ربانی۔ حلم رحمت شفقت علی المسلمین وغیرہ وغیرہ پس جو شخص کمالات مصطفوی کے کسی کمال سے اپنے تئین مشابہ کرتا ہے وہی اس کمال کا امام ہوتا ہے۔ خواہ وہ امام کے نام سے مشہور ہوا ہو یا نہین۔

اور جس نے جو تمام روحانی اور اخلاقی صفات محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام مین مشابہت پیدا کی ہو اور ملک بہی اسکی حکومت مین ہو جس مین اس کو احکام شرعی کے نفاذ اور مسلمانون کی ہدایت اور حفاظت کا اختیار حاصل ہو۔ بلاشبہ وہ شخص بہی اس ملک کے لئے جو اسکی حکومت مین ہے خلیفہ رسول ہے۔ اور امام کے لقب سے ہونے کا مستحق ہے اور اگر اسنے اپنے تئین اُن صفات کمال کے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین تہین مشابہ نہین کیا۔ اور کسی ملک کی حکومت حاصل کی جیسا کہ بنی اُمیہ و بنی عباس نے تو وہ درحقیقت اوس ملک کے لئے اور اس ملک کے مسلمان رہنے والون کے لئے سلطان ہے نہ امام اور خلیفہ رسول اللہؐ گو کہ اسنے فخر یہ طور پر خلیفہ کا لقب اختیار کیا ہو اور بزور حکومت اپنے تئین خلیفہ کہوایا ہو۔ اسی لئے اسکے اپنے اجتہاد سے جو احکام متعلق مذہب کے دیئے ہون اور وقعت سے نہین دیکہے جاتے۔

اور اگر اسنے اپنے تئین صفات کمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کیا ہے۔ اور کوئی ملک اسکی حکومت اور قبضہ اقتدار مین نہیں ہے جسمین وہ احکام شرعی کو نافذ اور وہان کے مسلمانون کی حفاظت کر سکے تو وہ صرف انہی امور مین جنمین اوسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت پیدا کی ہے۔ امام ہے مگر اسپر خلیفہ رسول اللہؐ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وجہ سے آیمہ اہل بیت علیہم السلام امام کے لفظ سے ملقب ہوئے ہین۔

مگر فرق اسلامیہ مین امام کا مرتبہ قرار دینے مین اختلاف ہے شیعہ تو امام کو معصوم اور منصوب من اللہ اور مفروض الطاعت قرار دیتے ہین اور یہ کہ امامت حضرت امام مہدی علیہ السلام پر جو آیمہ اہل بیت کے اخیر امام ہین ختم ہو گئی۔ وہ پیدا ہوئے تہے۔ اور سرمن رای کی غار مین غائب ہو گئے ہین۔ مگر اب تک زندہ ہین اور امام العہد و الزمان ہین۔ اور قیامت کے قریب ظاہر ہونگے۔ اور اس لئے کوئی دوسرا شخص امام نہین ہو سکتا۔

مگر اہل سنت جماعت کسی امام کو منصوب من اللہ اور معصوم عن الخطا قرار نہین دیتے۔ بلکہ وہ سوائے پیغمبر کے کسی کو گو وہ کیسا ہی مقدس ذی علم اور صاحب فضل و کمال ہو معصوم عن الخطا نہین سمجہتے۔

نتیجہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ شیعہ تو امام کے حکم تمام دنیا کے شیعہ مسلمانون پر بیچون وچرا واجب التعمیل سمجہتے ہین۔ مگر چونکہ اون کے امام دنیا کی آنکہون سے غائب ہین اس لئے اس زمانہ مین کوئی ایسا حکم اون کی طرف سے وجود پذیر نہین ہو سکتا۔ جسکی اطاعت تمام دنیا کے شیعہ مسلمانون پر واجب ہو۔

اہل سنت و جماعت کسی امام موجودہ یا گذشتہ کا حکم تمام دنیا کے سنی مسلمانون پر بیچون وچرا واجب التعمیل نہین سمجہتے۔ جو لوگ بے پڑہے یا کم استعداد ہین۔ وہ تو جس امام کے معتقد ہین یا جس کے اون کے باپ دادا معتقد تھے اسی کی پیروی کرتے ہین۔ اور جو لوگ ذی استعداد اور قابل ہین وہ جب تک اسبات کو نہ سمجہ لین کہ وہ حکم امام کا صحیح اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہے۔ اسکو واجب التعمیل نہین جانتے۔ اور اسی سبب سے اہل سنت و جماعت مین تقلید اور عدم تقلید امام معین پر بحث چلی آتی ہے۔ اسمین کچہ شک نہین کہ قرون مشہود لہا بالخیر مین اور اس کے بعد تک بہی یعنی جبتک فقہ کی کتابین مرتب ہوئین کوئی شخص کسی کی تقلید پر مجبور نہین تہا۔ اگر کوئی مسئلہ کسی کو معلوم نہین تہا تو وہ کسی عالم سے جس سے اس کا جی چاہتا تہا پوچہ لیتا تہا۔

غرضیکہ سنیون مین بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص ایسا نہین ہو سکتا کہ مذہبی امور مین اسکا حکم تمام دنیا کے مسلمانون پر واجب التسلیم ہو۔ خود صحابہ متعدد مسائل مذہبی مین مختلف الرائے تہے۔ اور ایک دوسرے کی رائے کو واجب التسلیم نہیں سمجہتا تہا۔ مثلاً اکثر صحابہ

معراج جسمانی کے قایل تھے - مگر حضرت عائشہ کو معراج جسمانی سے انکار تھا - حضرت عبد اللہ بن عمر سماع موتی کے قایل تھے - مگر بعض صحابہ اس کے سخت مخالف تھے - حضرت ابو ہریرہ کا عقیدہ تھا - کہ عزیزون کے نوحہ کرنے سے مردہ پر عذاب نازل ہوتا ہے حضرت عائشہ اس کے مخالف تہین - یہ اختلاف صحابہ مین عقاید کا تھا - اسی طرح وہ فقہی مسائل مین بہی باہم مختلف تھے حضرت عبد اللہ بن عباس اس بات کے قایل تھے کہ وضو مین اعضا کو ایک ایک بار دہونا چاہیئے - مگر حضرت ابو ہریرہ کے نزدیک دو دو بار دہونا لازم تھا - حضرت علیؑ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ تو فجر کی نماز مین دعاء قنوت پڑہنے کو لازمی قرار دیتے تھے مگر حضرت ابو مالک اشجعی کو اس سے انکار تھا - اکثر صحابہ مسح علی الخفین کو جایز سمجہتے تھے - مگر حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباس اسکو جایز نہین سمجہتے تھے - اسی طرح اور بہت سے مسائل ہین جنمین صحابہ اور تابعین آپسمین مختلف الرای تھے اور ایک دوسرے کی راے کو تسلیم نہین کرتا تھا -

موجودہ زمانہ کے حالات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین کوئی ایسا شخص موجود نہین ہے جو امام کا رتبہ رکہتا ہو - اور نہ کوئی ایسا شخص گو کہ وہ کسی ملک کا حاکم بہی ہو ایسا ہے جو خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہلانیکا مستحق ہو - البتہ جو سلطان کسی ملک پر حکومت حکومت رکہتے ہین وہ اس ملک کا سلطان کہلانے کے مستحق ہیں - اور درحقیقت وہ اس ملک کے سلطان ہی ہین گو اونہون نے اپنے تئین کسی لقب سے ملقب کیا ہو -

اب ہمکو یہ دیکہنا ہے کہ مذہب اسلام کے رو سے رعیت کو اپنے سلطان کے ساتھ کس طرح پیش آنا لازم ہے اسکا بیان مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ہے جسکو ہم بعینہ اس مقام پر نقل کرتے ہین ✤

اعتذار

ہر ایک کام کے ابتدا مین جو دقتین اور مشکلات ہوتی ہین - ناظرین سے پوشیدہ نہین اسپر طرہ یہ کہ دوسرے مطبع مین اخبار کا شایع ہونا اور مزید بران خود میری اور کاتب کی علالت اور بہی دیر کا موجب ہو گئی - چنانچہ مختلف قسم کی کتابت بخوبی معلوم ہوگا بہر حال آیندہ کیلئے معقول انتظام کر لیا گیا ہے لہذا ناظرین اس غیر معمولی دیر کو بہ نظر کرم معاف فرمائیں ✤ (ایڈیٹر)

عن ابن عمرؓ رضی اللہ عنہ ان النبی صلعم قال ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی الرعیۃ الشکر واذا جار کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر -

یعنے ابن عمر نے آنحضرت صلعم کا فرمانا نقل کیا ہے کہ بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے کہ ہر مظلوم اس کے بندون مین سے اسکی پناہ مین آتا ہے - پہر اگر اسنے عدل کیا تو اسکی بہلائی اسکے لئے ہے اور رعیت پر اسکا شکر کرنا فرض ہے اور اگر وہ ظلم کرے تو اوسکی برائی اسپر ہے - اور رعیت کو اسپر صبر کرنا لازم ہے -

اس حدیث مین سلطان کا لفظ بغیر کسی قید کے آیا ہے - پس وہ سلطان خواہ مسلمان ہو - خواہ یہودی ہو - خواہ عیسائی ہو - خواہ آتش پرست - خواہ بت پرست اسکے ساتھ اسکی رعیت کو اسی طرح پیش آنا لازم ہے جسطرح کہ اس حدیث مین بیان ہوا ہے -

اس حدیث مین سلطان کو ظل اللہ اس لئے کہا ہے کہ جسطرح ہر مظلوم خدا کی پناہ ڈہونڈہتا ہے اسی طرح اسکی رعیت کا ہر مظلوم کسی مذہب کا ہو سلطان کی پناہ مین آتا ہے - اور اسی مشابہت سے سلطان کو ظل اللہ کہا ہے -

اب ہمکو ہندوستان کے مسلمانون پر غور کرنی ہے جو بطور رعیت کے اور مستامن ہو کر انگلش گورنمنٹ کے ماتحت رہتے ہین - انگلش گورنمنٹ نے اون کے ساتھ عدل و انصاف کرنے مین العتہ اپنی طاقت کے کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا - اون کے تمام معاملات کے فیصلے کے لئے قانون بنا دئے ہین اور ہر شخص پہلے سے جانتا ہے کہ کسی فعل کا نتیجہ وہ ہے جو قانون مین لکہا ہے -

مذہبی آزادی انگلش گورنمنٹ نے ہر ایک قوم کو دیہی ہے تمام مذہب والون کے مذہبی معاملات ان کے مذہبی مسائل کے موافق عدالت سے فیصل ہوتے ہین جان اور مال کا امن اور سوا ئے بغاوت اور شرارت کے ہر قسم کی آزادی انگلش گورنمنٹ کی رعیت کو حاصل ہے پس بالتخصیص مسلمانون کو مطابق اوس حدیث کے جو اوپر مذکور ہوئی انگلش گورنمنٹ کا شکر ادا کرنا چاہئے - اور انگلش گورنمنٹ کی بہلائی چاہا ہو کر یہ انگلش گورنمنٹ کے ساتھ کسی قسم کا فساد یا مخالفت یا بغاوت قولاً و فعلاً

نہین کر سکتے -

اور حدیث کی کتابون مین متعدد حدیثین اس مضمون کی موجود ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو نہایت تاکید کی سے نصیحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم اپنے امیرون اور حاکمون کی ہر حالت مین اطاعت کرو - خواہ تمہارے ساتھ ظلم و ستم ہو یا وہ انصاف اور مروت سے پیش آتے ہون - ان حدیثون مین حاکم یا امیر کے ساتھ کوئی شرط یا قید نہین ہے جس سے یہ بات معلوم ہو کہ حاکم یا امیر کس مذہب کا ہو - پس تمام مسلمانون کو ان حدیثون کا ماننا اور اسپر عمل کرنا لازم ہے - اور انہی حدیثون کی رو سے لازم آتا ہے - کہ تمام مسلمان جو ہندوستان مین جو برٹش گورنمنٹ کے سایہ حکومت مین زندگی بسر کرتے ہین نہایت وفاداری اور نمک حلالی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی اطاعت کرین - اور خدا کا شکر کرین کہ اسنے ایسی مہربان اور عادل گورنمنٹ انکی جان و مال اور عزت اور مذہب پر مسلط کی ہے جو انکی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرتی ہے - اور اسنے ہر طرح کی مذہبی آزادی عنایت کی ہے - اور وہ کوئی حکم ایسا نہین دیتی ہے جیسے کبہی دیکہی - جس سے ہمکو خدا کی نافرمانی کرنی پڑے اور اس قول پر عمل کرنے کی ضرورت پیش آئے کہ - لا سمع ولا طاعۃ فی معصیۃ اللہ -

چیفکورٹ مین چیف جج

پنجاب چیفکورٹ کو چیف جج کی منظوری ولایت سے آگئی ہے - مسٹر ڈبلیو او کلارک جو فی الحال سر چارلس کی بجا کام کر رہے ہین - سر چارلس روکی واپسی پر نئی آسامی پر متمکن ہونگے - لیکن سر چارلس رو اپریل مین ریٹائر ہوتے ہین - اور ایک اور آسامی خالی ہو جاییگی - موجودہ صورت مین اگر ناممکن ہو تو اس آسامی پر بار کا کوئی قابل اور لایق ممبر مقرر ہوگا - کیونکہ سول سروس مین اب چیفکورٹ کے لئے کوئی پورا حقدار نہین رہا ہے ✤

ریلوے کی آمدنی مین ۲ - اکتوبر تک ختم ہونیوالے ہفتہ مین بمقابلہ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کے مفصلہ ذیل کمی بیشی ہوئی تہی - بنگال ناگپور ریلوے ۲۸۰۰۰ - گریٹ انڈین پننسولا ۱۴۹۰۰۰ - بمبئی برودہ اور سنٹرل انڈیا ۳۳۰۰۰ - اور مدراس ۳۰۰۰ روپیہ -

بیشی - ایسٹ انڈیا ۷۰۰۰ روپیہ برما ۲۸۰۰۰ روپیہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۳۳۰۰۰ - دہلی کالکا ریلوے ۷۶۰۰ روپیہ ✤

امرتسر کا ہفتہ وار لوکل معاملات

موسم - اب تو اچھا خاصہ جاڑا پڑنے لگا بخار کی چھیڑ چھاڑ ہے اور سردی کی آمد آمد ہے نزلہ اور زکام کی معمولی شکایت ہے بحیثیت مجموعی صحت بہت اچھی ہے

تشریف آوری - ۱۶ اکتوبر کی شب کو امرتسر میونسپلٹی کی روح رواں عالیجناب مسٹر اے نگل سی آئی ای ڈپٹی کمشنر ڈلہوزی سے امرتسر تشریف فرما ہوئے اب آپ کی صحت بہ نسبت پہلے کے بہت اچھی ہے اگرچہ بتقاضاے عمر کسیقدر کمزوری اور شکایت باقی ہے ہماری دعا ہے کہ اس کریم النفس - رحمدل سکرٹری کو اللہ تعالیٰ ہر بلا سے امن میں رکھے اور دینی و دنیوی برکتوں سے مستفیض رکھے - آمین -

تفریحی باتیں

(۱) میلہ منڈی مویشی کی وجہ سے امرتسر کی رونق دوبالا ہو گئی ہے ہر حصہ ملک کا آدمی نظر پڑتا ہے کل دیوالی کی وجہ سے چراغان ہوگی مفصل حالات پھر لکھیں گے -

(۲) دیوالی اور میلہ منڈی مویشی کیوجہ سے ہر ایک قسم کے کھیل تماشے ہو رہے ہیں کہیں **فونوگراف** کہیں سرکس - تھیٹر - بھان متی یتیم کے گھوڑے شعبدات وغیرہ ہر قسم الغرض آجکل امرتسر ایک عجیب و دلچسپ سیرگاہ بنا ہوا ہے ہم ناظرین کو اگلے ہفتہ کامل کیفیت سے محظوظ کرینگے -

امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کا چھٹا سالانہ جلسہ

ناظرین پر یہ امر مخفی و پوشیدہ نہیں کہ یہ سوسائٹی کس جانفشانی سے عرصہ مدید سے کام کر رہی ہے اسکی کارگزاری ٹریکٹ بمغلطے سے جو وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتے رہتے ہیں ظاہر ہے اب اس سوسائٹی کا چھٹا سالانہ جلسہ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء کو ہوا

پہلے دن یعنی یکم اکتوبر کو ۲ بجے کے قریب لالہ بسنت رام کے تالاب سے نگر کیرتن شروع ہوا اور پولیس کے باجہ کیساتھ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے منتی اشیاء کے برے اثر دن کو شکل بھجن گاتے ہوئے بڑی دھوم دھام کے ساتھ گزرا یہ مجمع اکثر جگہ حسب فرمائش ٹھہر جاتا تھا اور لوگوں کو لیکچر اور گانوں سے خوش کرتا تھا۔ پنڈت گوردھن لال صاحب اور پنڈت سروپ نرائن صاحب اپنی رسیلی آوازوں سے رونق جلسہ کو دوبالا کر رہے تھے قریباً سات بجے کے نگر کیرتن ختم ہوا اور یکم اکتوبر کی کارروائی ختم ہوئی -

دوسرے دن ۲ اکتوبر کو جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی ابتدا میں بھجن گائے گئے اسکے بعد پنڈت لشن نرائن صاحب پریسیڈنٹ سوسائٹی نے تقریر افتتاحی کی جس میں اپنے سوسائٹی کی اغراض اور منشی اشیاء کی مضرات کو نہایت سچا اور پر اثر الفاظ میں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا پھر چند بھجن گائے گئے اسکے بعد پنڈت گوردھن لال صاحب نے پر مذاق لطیفوں سے جو کہ محض شرابی افیونی اور بھنگ نوشوں کی حالت ظاہر کرتے تھے حاضرین جلسہ کو خوش کیا پھر پنڈت چاند نرائن صاحب نے ایک سلیس ٹمپرنس نظم پڑھی یہ نظم سامعین کے نہایت مرغوب طبع تھی اسکے بعد باوا پرمانند جی صاحب اپدیشک ٹمپرنس سوسائٹی کا نہایت موثر اور دلچسپ لیکچر ہوا اب صبح کی کارروائی بھجنوں کے بعد ختم ہوئی -

پھر شام کے ۴ بجے سے جلسہ شروع ہوا اول اول چند ایک بھجن گائے گئے پھر باوا پرمانند جی کا لیکچر ہوا بعد ازیں میر کرامت اللہ صاحب غالب نے نظم جس میں کہ شراب و افیون اور بھنگ کی برائیوں کا نہایت ہی اعلیٰ فوٹو کھینچا گیا تھا پڑھی نظم واقعی قابل شنید تھی اسکے بعد پنڈت شادی رام صاحب نے ویدمنتروں اور شاستروں کے ذریعے شراب کا کھنڈن کیا پھر بابو اناش چندر صاحب کا نہایت ہی موثر لیکچر ہوا ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ بابو صاحب موصوف کے وجود سے پنجاب کی ٹمپرنس سوسائٹیوں نے کس قدر فروغ حاصل کیا ہے ان کے لیکچر سے نہ صرف شراب کی برائیاں ہی ظاہر ہوئیں بلکہ لوگوں کو یہ صاف معلوم ہو گیا کہ ٹمپرنس سوسائٹیوں کی کس قدر ضرورت ہے اسکے بعد سکرٹری سوسائٹی نے سالانہ رپورٹ پڑھی رپورٹ کے بعد لالہ لوتن رام صاحب ایم اے پروفیسر ایم بی۔ کالج نے ایک نہایت دلچسپ تقریر میں شراب کی مضرات کو بیان کیا۔ بعد ازیں پنڈت رام بحدت صاحب بی اے وکیل اور پنڈت پردمن کشن صاحب وکیل کے عمدہ اور پر تاثیر لیکچر نہ ہوئے اب چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا اسلئے پریسیڈنٹ کی اختتامی تقریر اور چند بھجنوں کے بعد ۲ اکتوبر کی کارروائی ختم ہوئی اور اپنی مادر مہربان وکٹوریہ مہارانی کی آنر میں تین چیرز بصد نیاز دیے گئے -

۳ اکتوبر کو بتقریب جلسہ ایک ٹمپرنس ڈراما موسوم بہ تحفہ محسن عرف انجام شراب جو کہ ہماری سوسائٹی کے لائق ممبر لالہ امرناتھ صاحب محسن کے نازک خیالات کا نتیجہ ہے رات کے ۹ بجے شروع ہوا اس ڈرامے میں جو رونق ہوئی تحریر قلم سے باہر ہے آٹھ بجے سے ہی لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ دروازہ پر جمع ہو گئے تھے ابتدا میں تمام ریکارڈ دن نے نہایت رسیلی آواز سے ایشور کی پرارتھنا اور پاٹھ گایا اسکے بعد پنڈت لشن نرائن صاحب نے ڈرامے کی افتتاحی تقریر کی جس میں اونہوں نے اغراض ڈراما کو بخوبی لوگوں کے دلوں پر نہایت پر جوش الفاظ سے نقش کر دیا اسکے بعد کھیل شروع ہوا لوگوں کی ہمدردی اور دلی مسرت ان کے بشاش چہروں اور چیرز سے جو کہ طرز طرز پر دلی سے دیے ظاہر ہو رہی تھی اور نظر آ رہا تھا کہ پبلک کس قدر ڈراما کی قدر کر رہی تھی اسوقت تمام رائے تھی کہ یہ ڈراما سوسائٹی کے پہلے ڈراموں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے پہلے باب کے ختم ہونے پر لالہ امرناتھ صاحب محسن نے سٹیج پر آکر ڈراما تیار کرنے کے اغراض اور عیاشی اور مے نوشی کے مضرات کو نہایت دلچسپی سے بیان کیا پھر پنڈت لشن نرائن صاحب پریسیڈنٹ سوسائٹی نے لالہ موصوف کی اس محنت اور جانفشانی کا جو کہ اونہوں نے ڈراما کے تیار کرنے میں کی شکریہ ادا کیا اور سوسائٹی کی طرف سے بطور شکریہ اور تحفہ کے چند پھولوں کے ہار ان کے گلے میں ڈالے جس پر ناظرین نے باظہار خوشی بڑے زور سے چیرز دیے اس میں کلام نہیں کہ ہمارے لائق محسن صاحب نے ایسل کی صورت میں مے نوشی اور عیاشی کے برے اثروں کا پورا پورا فوٹو کھینچ دیا تھا دوسرے باب کے ختم ہونیکے بعد نند لعل سکرٹری سوسائٹی نے حاضرین تماشہ کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت کو صرف کر کے تماشہ کو رونق بخشی تھی شکریہ ادا کیا اس کے بعد پھر کھیل شروع ہوا اور تیسرے باب کے ختم ہونے پر تماشا اور جلسہ کا اختتام ہوا ٹمپرنس سوسائٹی اصحاب بیرون جات کا تہ دل سے شکریہ کرتی ہے اور لالہ امرناتھ جی کو آن کے ڈراما کی کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتی ہے کل جلسہ کا انتظام لالہ دیوی دیال صاحب نے نہایت حسن اسلوبی اور جانفشانی سے کیا سوسائٹی ان کی تہ دل سے مشکور ہے

ہم بجائے خود ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کے سالانہ جلسہ کے متعلق تفصیلی حالات لکھنے کا وعدہ کر چکے تھے مگر مندرجہ بالا تحریر ایک ایسے شخص کی بھیجی گئی ہے جسکو بیجا تعریف اور خوشامد سے مطلق غرض نہیں اور یہ ہم نہیں سمجھتے کہ ٹمپرنس سوسائٹی کی تعریف یا خوشامد سے مل کیا سکتا ہے اسلئے سوسائٹی مذکور کی خدمات کا اعتراف جن اچھے الفاظ میں کیا گیا ہے وہ بالکل مناسب ہے ہم کو اس تحریر نے خود کچھ لکھنے سے بالکل مستغنی کر دیا کیونکہ وہ ایک مختار اور کل جلسہ میں شریک رہنے والے جنٹلمین کی قلم کا نتیجہ ہے جو لوگ ہم سے پہلے ہمیں سوسائٹی کے متعلق شائع کی تھی ہم دوسری سروس کا لائق ایڈیٹر اوس سے اتفاق کر کے کیسقدر صفائی سے بیان کرتا ہے جو غیر موزون نہیں اور وہ یہ کہ انگلو انڈین کیا

مہدی آخر الزمان

اور

ہم اور ہمارے مخالف مسلمان

قابل توجہ گورنمنٹ

نمبر دوم

پچھلے نمبر مین ہم نے اس امر کو ظاہر کرنیکی کوشش کی ہے کہ مہدی آخر الزمان کا مسئلہ علماء اسلام کے درمیان ایک معرکہ کا مسئلہ ہے اور تین گروہ اس مسئلہ پر علماء اسلام کے ہو گئے ہین جنمین سے دو گروہ تو افراط اور تفریط کر کے بہت بُری طرح پر اس مبارک پیشگوئی کی عظمت کو کھو رہے ہین جیسا کہ ہمارے آئندہ مسلسل مضامین سے واضح ہو جائیگا۔ اوسی نمبر مین ہم نے بتلایا ہے کہ بہت سی احادیث متعلقہ مہدی کی تراش خراش اہل عرب کی حصول خلافت کے لئے مخالفانہ مساعی کے زمانہ مین ہوئی ہے اور یہ امر بھی ناظرین کو بتلا چکے ہین کہ تاریخ اہل عرب کی اوسوقت کی حالت کو ظاہر کرتی ہوئی اونکے چار گروہ بتلاتی ہے جنمین سے ایک بنو امیہ کی طرفدار دویم عبد اللہ بن زبیر کے حامی سوم بنو عباس کے معاون چہارم بنو فاطمہ کے رفیق تھے۔

الغرض کتب تاریخ و سیر پر ایک گہری اور پر غور نظر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوڑ دھوپ کے معرکے بہت بڑھتے گئے یہانتک کہ ہر ایک فرقہ نے بجائے خود دوسرے کے استیصال اور مغلوب کرنیکا عزم بالجزم کر لیا چونکہ یہ تمام گروہ مسلمانون کے تھے اس لئے یہ کوئی بھی تعجب کی بات نہیں اگر کہا جاوے کہ احادیث کے احکام ہر فرقہ نے اپنے موافق سمجھانے کی کوشش کی۔

سنہ ۶۰ ہجری المقدس مین یزید خلیفہ ہوا۔ مگر عوام کو اوسکی بدکاری نے ناراض اور کشیدہ خاطر کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عراق۔ حجاز۔ بصرہ۔ یمن کے لوگون نے عبد اللہ بن زبیر کی اطاعت قبول کر لی یزید نے شام سے لشکر کشی کی اور ہر دو متخاصمین مین ایک جنگ ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر کو مکہ مین محصور ہونا پڑا۔ اونہین ایام مین معاویہ جانشین ہوا مگر وہ خلافت کی ذمہ واری کی تاب نہ لا کر خود دست بردار ہو گیا۔ اوسکے بعد عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا۔ اور اُس نے عبد اللہ بن زبیر پر فوج کشی اور سنہ ۷۳ ہجری المقدس مین عبد اللہ بن زبیر کو سولی دیا گیا۔ یہ واقعات اوس زمانے کے ہین جسمین احادیث کے راوی موجود تھے ان واقعات اور حصول خلافت کے لئے مساعی اور مختلف قبایل کی دھڑہ بندیون پر یکجائی نظر کر لینے کے بعد اس امر کا سمجھہ مین آجانا ہم نہین سمجھتے کچھ بھی مشکل ہو کہ جو احادیث بنو فاطمہ مین سے مہدی کے ہونے کے بارہ مین بیان کیجاتی ہین وہ صرف اوس کوشش اور مساعی کا نتیجہ ہین جو بنو فاطمہ اور اُنکے طرفدار پھر حصول خلافت کے لئے کر رہے تھے مگر با این ہمہ بنو فاطمہ کو کامیابی نہین ہوئی۔ سنہ ۱۰۵ ہجری مین جب ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہوا تو زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی تدبیر کی اور کوفہ مین ادعائے خلافت کا علم بلند کیا مگر ہشام بن عبد الملک نے لشکر بھیجکر اونکو شکست دی ان واقعات کے بعد بھی بعض احادیث کا مرتب ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ تاکہ بنو فاطمہ کسی نہ کسی نوع اپنے اوس ارادہ حصول خلافت مین کامیاب ہون اور اس طرحپر کہ مہدی خلیفہ آخر الزمان اُنمین سے ہوگا بہت سی احادیث کتابون مین اس مضمون کے متعلق ملین گی اور انمین سے بعض مین لفظ مہدی ہی آیا ہے اور بعض مین محمد کا لفظ ہے جیسا کہ ابو داؤد نے اس حدیث مین ذکر کیا ہے جسمین عاصم بھی ایک راوی ہے جب یحییٰ بن یزید ہشام کے ہاتھ سے شہید ہوئے تو اونہون نے محمد بن عبد اللہ کی طرف رجوع کر لی۔ یہ صاحب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے چونکہ عاصم والی حدیث بنو فاطمہ مین سے ایک آئندہ ہونیوالے خلیفہ کی بشارت دیتی ہے اس لئے اس پر شبہ کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ محمد بن عبد اللہ کی تائید مین بنائی گئی ہو علیٰ ہذا القیاس بعض احادیث بنو عباس کیطرف منسوب کی جاتی ہین۔

بنو عباس نے ابراہیم بن محمد کو مہدی قرار دیا اور وہ مروان کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ اس کے بعد بھی بنو عباس کی کوشش حصول خلافت کے لئے کم نہین ہوئین۔ بلکہ بدستور جاری رہین۔ جبکہ ابو مسلم خراسانی محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے خفیہ بیعت کر کے لوگون کو خلافت بنی عباس کی طرف مایل کرنے لگا۔ تو اوس نے تجویز کی کہ بنی عباس کے طرفدارون کے لشکر کا لباس سیاہ ہو۔ اور جھنڈے بھی سیاہ بنائے مشکوٰۃ المصابیح مین ایک حدیث ہے کہ حضور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو فوراً اونکی اطاعت کرو۔ کیونکہ **خلیفۃ اللہ المہدی** اون ہی مین ہوگا۔ اس حدیث پر شبہ کیا جاتا ہے کہ بنو عباس کے حامیون کی جدت طرازی اور کثرت ہے ابو داؤد اور ابن ماجہ مین بھی ان احادیث کا وجود ہے الغرض اسی طرح ہر ایک حدیث پر جرح کی گئی ہے۔

ہم ابھی یہ فیصلہ دینے نہین بیٹھے کہ یہ احادیث وضعی ہین یا صحیح ممکن ہے کہ ان مین بہت کچھ تصرف ہوا ہو یا خاص فوایدہی کی خاطر سے وضع کی گئی ہون بلکہ واقعات پر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا یکجائی نظر کرنے کے بعد ایک معترض کو کم از کم ایسا کہنے کا حق ضرور حاصل ہے کہ وہ ان احادیث پر کمتر اعتماد کرے لیکن باوجود یہ سب کچھ قبول اور تسلیم کر لینے کے ہم مسئلہ مہدی پر اسکی وہ تاثیر نہین پاتے جو اس فریق کے محققون نے ڈالی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے کہ عرب کے پولیٹکل فرقون نے اپنے اپنے فرقہ مین مہدی کے آئندہ ہونے کی بشارت مشتہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو یہ کہنے سے ہم ہرگز نہین رک سکتے کہ ضرور ہر ایک مسلمان کے دل مین ایک مہدی کا انتظار ہوگا۔ تا وقتیکہ یہ خیال عام طور پر مسلمانون کے دلمین موجود نہ ہوتا تو کس طرح بنو فاطمہ یا بنو عباس کو یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ وہ ایک مہدی کی بشارت کو ایجاد کر کے خلافت مین کامیاب ہو جائینگے اور اونکی طرف اعتماد سے مائل ہونگے۔ اول تو مہدی کا خیال تا وقتیکہ اونکو یہ یقین نہ ہوتا کہ لوگ مہدی کا نام لینے سے ضرور اونکی طرف ہو جائینگے بنو فاطمہ مین پیدا ہوتا اور مہدی ہی کا خیال اپنی خلافت کی تدبیر کیواسطے بنو عباس کو پیدا ہونا اس امر کی صاف صاف دلیل ہے کہ وہ واقف تھے کہ لوگ ایک مہدی کے منتظر ہین جسکے وہ جوش مذہبی کے ساتھ پیرو ہو جائینگے اس سے بھی زیادہ روشنی اس مسئلہ پر پڑتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ بنو

کالم استفسار

حضرت مولانا مولوی **نور الدین** صاحب

کے نام

ایک خط

مخدومی مولانا صاحب ادام اللہ فیوضھم -

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل عریضہ کو بذریعہ "الحکم" محض اس غرض سے خدمت سامی مین پیش کرنیکی عزت چاہتا ہون کہ تا اوس کے جواب سے ہی عوام کو فایدہ پہونچے اُمید واثق کہ حضور جواب سے بذریعہ الحکم سرفراز فرما کر نہ صرف مجھے بلکہ عام لوگون کو عموماً اور ملازمان ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو خصوصاً مشکور فرماوین گے -

غالباً جناب کو معلوم ہوگا کہ ہر ملازم ریلوے سے جسکی تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے - آدہ آنہ یا ایک آنہ فی روپیہ وضع ہو کر جمع ہوتا ہے اور پہر اوس پر کچھہ روپیہ انعام کے طور پر اضافہ ہو کر ۵ فیصدی سود دیا جاتا ہے اب اس کے جواز یا عدم جواز پر کوئی فیصلہ ناطق میری سمجھہ مین نہین آتا - دونو پہلو ظنی اور مشکوک سی نظر آتے ہین صحیح اور یقینی نتیجہ پر پہونچنا مشکل معلوم ہوتا ہی - عام مولویون سے پوچھنے پر دہی سود در سود والی آیت سُنا دیتے ہین حالانکہ اوس سود اور اس سود مین جو جبر و اکراہ کے مقابلہ مین عین مہربانی سے بلا طلب دیا جاتا ہی کچھہ بھی نسبت نہین - اور اسی حالتمین اونکے جواز پر کوئی کلام نہین رہتا علاوہ ازین گورنمنٹ کا کل کاروبار سود ہی کے روپیہ پر چل رہا ہے اور تمام ملازمون کی تنخواہین سود ہی سے ملتی ہین علاوہ عموماً اسلامی سلطنتین بھی اس انتظام کی مقلد ہین اور یہ روپیہ جو اس طرح پر جمع رہتا ہے اوسوقت تک نہین دیا جاتا جب تک کہ ملازم علیحدہ نہ ہو جاوے یا فوت نہ ہو جاوے اس لئے اوسکی صورت نوعیہ قرضہ کی بھی فرض ہی اب یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ کیا مالک زکوٰۃ سالانہ دیسکتا ہے یا نہین بشق اول وہ پورا قابض نہین بحیثیت ملازمت وہ روپیہ واپس نہین لے سکتا - جیسا قرضہ کی صورت مین - بشق ثانی اگر وارث بعد از وفات ملازم یا ملازم بعد انقضائے ملازمت کسقدر زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنے اگر وصول کرنیکے بعد زکوٰۃ دین گے تو زکوٰۃ مین کمی ہوگی کیونکہ وہ نقدی سال بسال بغیر زکوٰۃ کے ملازم یا وارث کی طرف سے پڑی رہی ہے اور وصولیت کے وقت زکوٰۃ دینے سے کمی زکوٰۃ ہے اس لئے آپ مفصل اور واضح طور پر لکھین کہ ایا ملازم کو سال بسال زکوٰۃ دینی لازم ہے یا بعد وصولیت دیوے مگر امور بالا کا لحاظ جواب دیتے وقت رہنا ضرور ہے - اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ وہ کل روپیہ اصل روپیہ مالک اور گورنمنٹ کا انعام ملا ہوا ہوتا ہے جسمین نیک چلنی اور ملازمت شرط ہے کیونکہ بروقت وصول کرنے روپیہ کے بدچلنی نکلے تو پہر مشکل ہوگی الغرض ان تمام پہلوؤن پر نظر کر کے جواب لکہا جائے -

سوال دوم - شناخت و تمیز گناہ کسی وجود کے گنہ گار ہونے کے لئے مستلزم ہے یا نہین یا دلایل و یا مثال -

سوال سوئم - اہل کتاب کے طعام کی حلت و حرمت مین کیا کہا جاسکتا ہے حالانکہ حلت و حرمت دونو اپنی اپنی جگہ ثابت ہوتی ہے - بہر حال اصل فیصلہ ناطق کیا ہے -

آپ کے اخلاق گرامی سے اُمید کرتا ہون کہ منتظر پبلک کو جواب سے مسرور اور مشکور فرماوین گے -

راقم

ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا ایک ملازم

گو مستفسر صاحب نے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے نام یہ خط لکہا ہے مگر ہر ایک صاحب کو ان مسایل پر لکہنے کے لئے گنجایش ہی اور ہم چہاپنے کو طیار - خصوصاً ماسٹر ولی محمد لاہوری کو ہم خاص طور پر تحریک کرتے ہین کہ وہ ضرور لکہین کیونکہ وہ حضرت مولوی نور الدین صاحب یا ہمارے واجب التکریم مولانا عبد الکریم کی خصوصیت کو تعجب کی نظر سے دیکہتے ہین اس لئے ہم اونکو بھی موقع دیتے ہین -

(ایڈیٹر)

ہمارے نام ایک عجیب چٹھی

اور

اُس کے راقم سے دو باتین

گذشتہ نمبر مین جو سوالات حل طلب کالم استفسار مین درج ہوئے ہین اونکے متعلق ایک کارڈ لاہور سے کسی ولی محمد صاحب نے ارسال کیا ہے ۔ کارڈ مذکور ہمارے سامنے پڑا ہے اور ہم اوس کو بار بار تعجب اور حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہے ہین ۔ ولی محمد صاحب کو کارڈ لکہنے کی تکلیف صرف اس وجہ سے کرنی پڑی کہ ہم نے سوالات کے بعد اپنے **مخدوم** فاضل سراپا **لیاقت** مولوی **نور الدین** سلمہ اللہ الی یوم الدین (آمین) اور **واجب التعظیم** مولانا مولوی **عبد الکریم** صاحب کو جوابات لکہنے کی تحریک کی تہی - اس پر ولی محمد صاحب کو نہین معلوم کیون غصہ سا آگیا - کہ بے اختیار ہو کر انہو وہ کارڈ لکہنا پڑا جسکو ہم انکی حسب مرضی چہاپ دیتے ہین - ہم ان ولی محمد صاحب سے آگاہ نہین البتہ کچھہ خفیف سا یاد پڑتا ہے کہ ایک ماسٹر ولی محمد ایگزامینر آفس مین ہین ممکن ہے یہ مراسلہ اون ہی کی مہربانی کا نتیجہ ہو کارڈ کو چہاپنے سے پیشتر چند لفظ اونکی خدمت مین گذارش کرنا چاہتے ہین

اولاً - ہمکو حیرت ہوئی کہ یہ کارڈ ایک مسلمان کیطرف سے (اور مسلمان بھی وہ جو اپنے زعم مین شاید تاریخ و سیر اور علوم دینی کا ماہر ہو) ایک غریب مسلمان کو لکہا جاتا ہے لیکن کوئی وجہ سلام مسنون کے ترک کی ہماری سمجھہ مین نہین آتی - بار بار تعجب ہوتا ہے کہ الہی! کیا یہ سچ مچ ایک مسلمان کی طرف سے ہی ہے یا کیا بہید ہے ؟ امید ہے کہ ماسٹر صاحب (اگر یہ خط اونکا ہی ہو ورنہ ولی محمد صاحب) اس پر ذرا غور کرین گے !!!

ثانیاً - ہم نہین سمجھنے کہ ولی محمد صاحب کو ہمارے مخدوم مولوی صاحب کے نام پر جنکے علم و فضل کو مخالفین بھی مانتے ہین کیون طیش سا آگیا - اور یہ اونہون نے کہان سے سمجھہ لیا کہ دوسرے مسلمانون کو بالکل علم تاریخ سے نابلد قرار دیا ہے یا اونکو جواب لکہنے سے بالکل منع کر دیا ہے یہ عجیب خوش فہمی ہی جسکے لئے ماسٹر صاحب تعریف کے مستحق ہین - ماسٹر صاحب مسلمانون مین تاریخ دان ہونگے ہمکو انکار نہین لیکن ہمارے صاحبان موصوف الصدر کی نادر اور قابل قدر تحقیقات کا ایک عالم مین شہرہ ہے - کاش ہمکو معلوم ہوتا کہ لاہور کے ایگزامینر کے آفس مین بھی کوئی صاحب ان سوالات کا جواب لکہنے والے ہین تو انکو بھی تحریک کر دی جاتی - کاش اوس **فاضل** کے کارنامے پبلک مین آگئے ہوتے تاکہ ہم کم از کم اوس کے نام سے تو واقف ہو جاتے !!! اچہا آپ جواب لکہین یا کوئی اور صاحب لکہین ہم نہایت مسرت اور **خوشی** بلکہ **فخر** کے ساتھہ شایع کرنے کو طیار ہین **الحکم** کے کالم ہر ایک **مہذب** اور **منصف مزاج** کے لئے ویسے ہی آزاد اور کہلے ہین جیسا اوسکے **مرتب** (ایڈیٹر) کے لئے -

ثالثاً ۔ ہم آپ کو یہ کہنے پر مجبور ہین کہ استہزا کا نتیجہ بہت برا ہوتا ہے الہام پر جو آپ استہزا کرتے ہین یہ ایک مہذب اور محقق کے لئے مناسب نہین ۔ ٹھنڈے دل سے سوچو اللہ تعالی کا مقابلہ کرنیوالون کا انجام کیا ہوتا ہے ۔ کیا آپ مسلمان ہو کر بہی اس بات کو تعجب اور حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ وہ خدا جو ہر ایک زمانہ مین راستبازون اور اپنے برگزیدون سے کلام کرتا آیا ہے اس زمانہ مین بھی اپنے برگزیدہ سے کلام کرتا ہے ؟ ہم کو سخت افسوس ہے کہ آپ کی قلم سے باوجود ادعائے اسلام الہام اور مکالمات الہیہ پر ایسا استہزا !!! ۔ العجب ثم العجب ! ہان اگر آپ کو الہام اور مکالمات الہیہ مین شک ہی تو صراحتہً ظاہر کرین ہم آپ کی تسلی خاطر کیلئے انشاء اللہ معقولی طور پر کوشش کرین گے اور یون تو یہہ اوسی رب کریم کا کام ہے کہ وہ اپنے لئے متقیون کی جماعت کو چن لیتا ہے جو سچ مچ اوس ہستی پر ایمان لاتے ہین اور اوسکو اپنا مالک سمجھتے ہین ۔ اب ہم آپکا خط ذیل مین درج کر کے امید کرتے ہین کہ آپ بالکل نیک نیتی اور مہذبانہ اسلوب کو مدنظر رکھکر اوپر کی سطرون کو پڑہین گے اور اپنے بستر پر لیٹ کر خالی الذہن ہو کر سوچین گے ۔ بالآخر آپ کو اجازت ہے کہ آپ اون سوالات کے جوابات بخوشی خاطر لکھین ہم فراخدلی سے چھاپ دین گے ۔ اور وہ خط یہ ہے ۔

مکرم بندہ شیخ یعقوب علی صاحب سلامت

تسلیم ۔ الحکم نمبر ۱ مین جو سوالات آپنے درج فرمائے ہین میری نظر سے گذرے ۔ واقعی یہ سوالات قابل تعریف ہین مگر افسوس اپنے جواب کے لئے مولوی عبدالکریم اور حکیم نورالدین کو مخاطب کیا ہے ۔ غالباً آپکے خیال مین اُن کے سوا اور کوئی مسلمان اسلامی تاریخ سے واقف ہین ۔ یہ سوالات عام ہونے چاہیئے تہے ۔ مگر دوسرے مسلمانون کے جواب الہامی نہین تاریخی ہونگی ۔ آغاز مین [illegible] قابل افسوس ہے ۔ میرا یہ کارڈ اگر آپ چھاپ دین تو عنایت ہوگی

ولی محمد ۔ دفتر اگزامینر نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۷ء

حضرت امام الوقت کا سفر ملتان

ہمکو خارجی طور پر معلوم ہوا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ امام الوقت مسیح الزمان اکتوبر کے آخیر عشرہ مین اپنے قدوم میمنت لزوم سے ملتان شہر کی عزت افزائی کرنے والے ہین سیدنا میرزا صاحب کا سفر کبھی بھی اللہ تعالی کے خاص ارادون کے بغیر نہین ہوتا اور ہر ایک سفر مین جو آجتک آنحضرت نے کئے ہین کوئی نہ کوئی خاص کام اللہ کریم کو کرنا مقصود ہوتا ہے ۔ اور اپنے بندون کے لئے کوئی عجیب نشان دیا جاتا ہے ۔ کوتاہ فہم لوگ الہی نشانات کو مداری کا تہیلا سمجھتے ہین مگر خدا تعالی کی ہستی پر ایمان لانے والے اور اوسکی زبردست ہاتھ کے سایہ مین آئے ہوئے مومن ایک ایک بات مین خارق عادت نشان دیکھتے ہین بہرحال ہم کہہ سکتے ہین کہ انشاء اللہ یہ سفر بہت ہی مفید اور بیش بہا نتائج کا موجب ہوگا ۔ اس سفر کا باعث جو ابتک ہمین معلوم ہوا ہے (اور جسپر ہم فی الحال کسی قسم کی رائے نہین دیتے) یہ ہے کہ لاہور کے ایک شیعہ اخبار ناظم الہند نے ریاست بہاولپور کے نیکسل پرائیویٹ سکرٹری مولوی رحیم بخش کے خلاف ایسے مضامین لکھے جو ازالہ حیثیت عرفی کا موجب سمجھے گئے ہین اور مولوی صاحب ممدوح نے ناظم الہند پر ملتان مین لائبل کیس دائر کر دیا جسکی چند پیشیان ہو بھی چکی ہین مقدمہ کی نوعیت اور حالت پر ہم اس وقت کوئی رائے دینا قبل از وقت جانتے ہین ہان اپنے ناظرین کو اتنا ضرور جتلا دیتے ہین کہ اسی ناظم الہند نے حضور مقدس حضرت حجۃ اللہ کی برگزیدہ اور [illegible] کی سچی خیر خواہ اور قربان پذیر جماعت کی نسبت اور سیدنا میرزا صاحب کی نسبت بہی محض اس بنا پر کہ حضور امام الزمان نے عام مسلمانون کو مہدی کی مبارک پیشگوئی کی حقیقت کہول کر بتلا دی ہے اور سمجہایا کہ کوئی خونی مہدی جو جنگ و جدل یا جاہ و حشم کا خواہان ہو نہ آئیگا سخت مخالفت کی ہے ۔ اور بیبے طرح الزام لگائے ہین اور چونکہ ناظم صاحب شیعۃ المذہب ہین اور مسئلہ مہدی مین وہ سیدنا میرزا صاحب کے سخت خلاف ہین اس لئے اونہون نے اوس ماہور من اللہ صادق کی ذات بابرکات پر بہی بہت ہی نا ملایم حملے کئے تہے اور وقتاً فوقتاً سخت مخالفت سے بہرے ہوئے مضامین شایع کئے ہین ۔

الغرض اسی کیس مین خدا کی شان ہے کہ امام الوقت بہی شہادت مین طلب ہوئے ہین ۔ اللہ اللہ کیا عجیب قدرت نمائی ہے ۔ ہم اپنے مخالفین کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہین کہ وہ سوچین کہ میرزا صاحب کی صداقت کے لئے کیسے کیسے نشانات عظیم ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہین ۔ اس سفر کے حالات ہم اپنے ناظرین کو سنانے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین اور یہ بالکل درست ہے کہ اس مبارک سفر مین بہت سے تائیدی نشان ظاہر ہونے والے ہین ۔ جو مخالفون پر اتمام حجت کرین گے ۔ علاوہ ازین اس سے پیشتر آنحضرت کو ملتان کیطرف جانیکا اتفاق بہی نہین ہوا ۔ اللہ کریم نے ملتان اور اوسکے نواح کے باشندون کو بہی اپنے فضل سے محروم رکہنا نہین چاہا ۔ ابہی تک اس سفر کے متعلق کوئی پختہ اور یقینی خبر معلوم نہین ہوئی بہرحال اگر یہ سفر ہوا تو بہت مبارک اور نتیجہ خیز ہوگا اور ہم اپنے ناظرین کو کل حالات سنائینگے

سرحد کی تازہ ترین خبرین

لاہور کا ہمعصر روزانہ انگریزی اخبار ناقل ہے کہ ایک پرائیویٹ چٹھی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ جنرل غلام حیدر خان امیر صاحب کا کمانڈر انچیف بعارضہ نمونیا بیمار ہو کر بعارضہ بخار فوت ہو گیا ہے یہہ بیان ہمارے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا کہ تین مختلف آدمی اسی نام کے امیر صاحب کی ملازمت مین اسی عہدہ پر ممتاز ہین یعنی تین مختلف فوجی صوبجات کے سپہ سالار ہین اول جنرل غلام حیدر خان چرخی سپہ سالار نمبر اول جو کافرستان کا مشہور فاتح ہے ۔ دوئم جنرل غلام حیدر اورکزئی (الشدی) کیونکہ وہ ایک کوتاہ قد کا آدمی ہے ۔ جو ترکستان کا سپہ سالار ہے سوئم جنرل غلام حیدر خان وردک سپہ سالار ہرات جسکی خبر موت موصول ہوئی ۔ اس ہرسہ کو امیر صاحب مندرجہ ذیل لقب سے یاد فرمایا کرتے ہین ۔

شجاعت نشان عالیجاہ غلام حیدر خان سپہ سالار بہادر سردار حیدر اول دوم سوم

اقوام عالم کے معبود اور انکی پرستش

نمبر ثانی

وہ اُسے قدرتاً اپنے جیسی ہستیان معلوم کرتا ہے بلکہ اپنے سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ وہ انہین پکارتا ہے اور انکی تعریف اور پرستش کرتا ہے۔

آسمان

ورونا جسے یونانی ہین اورنس یعنی آسمان کہتے ہین ویدکے قدیم دیوتاؤن مین سے دیوتا ہے اوسے تمام فضاے آسمان کا دیوتا مانتے ہین اور کہتے ہین اوسکی علم کی کوئی انتہا نہین کوئی مخلوق اوسکے بنا آنکھہ تک نہین جھپک سکتا۔ وہ نیکونکو نیکی کا اجر اور بدونکو بدی کی پاداش دیتا ہے اور جو سچے دل سے اُس کے حضور مین توبہ کرتا ہے اوسے معاف کردیتا ہے وید کی تعلیم کی رو سے صرف یہی ایک دیوتا ہے جس سے گناہون کی معافی کے لئے دعا مانگی جاتی ہے۔

علاوہ ازین اندرانی ورونا سے دعائین مانگی جانے لگین اور پرانون مین ورونا سمندرون اور دریاؤن کا دیوتا قرار دیا گیا۔ اور مچھلی اوسکا نشان مقرر ہوا۔

بہ نسبت اور دیوتاؤن کے رگ وید مین اندر کی تعریف مین بہت شلوک ہین اوسے زمین آسمان کا دیوتا کرکے پکارا گیا ہے۔ دھنک (یعنے قوس قزح) کو اوسکی کمان کہنے لگے بادلون کو اوسکی سپاہ خیال کیا گیا جنہین وہ کڑک کر مارتا ہے اور مینہ زمین پر برستا ہے وہ ہندوستان مین حملہ آور آریہ قوم کا مہربان دیوتا ہے۔ اور اس ملک کے سیاہ فام باشندون پر انہین غلبہ اور اقتدار بخشتا ہے

انگریزون کے آباو اجداد بھی اندر کیطرح ایک دیوتا مانتے تھے اور اوسے وہ تھو کہا کرتے تھے جنکی نام کا اثر ابتک بھی تھرسڈے (جمعرات) یعنے تھو کے دن مین محفوظ چلا آتا ہے اونکا خیال تھا کہ وہ دیوتا بادلون اور بارش پر حکمران ہے۔ کڑک کے پیدا ہونے کا باعث اوسکی گرز بیان کرتے تھے جسے وہ آسمان مین مارا کرتا تھا۔ زمین کے بعض حصون مین کڑک کے دیوتا کی ابھی تک پرستش ہوتی ہے۔ تصویر نمبر۱ سے اوسکی صورت عیان ہے اوسکا نام شانگو ہے اور مغربی افریقہ کے حبشی اوسکی تعظیم کے لئے ڈھول بجاتے ہین

سورج

سورج کی جو موجودات عالم مین نہایت شاندار نیر ہے بہت قدیم زمانہ سے پرستش ہوتی رہی ہے وید کے ایک اشلوک مین سوریا و یاس کا بیٹا لکھتا ہے اور ایک اور شلوک مین اشنیر یعنے صبح کو اوسکی بیوی کرکے پکارا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آسمان مین وہ ایک گاڑی مین بیٹھ کر چلتا ہے جسے سات تیز رو اور شاندار گھوڑے کھینچ سکتے ہین۔ سوتری کو بعض وقت سوریا اور بعض وقت سوی اور نام سے پکارا گیا ہے۔

گائتری جسے وید کی دعاؤن مین بڑی مقدس دعا لکھا ہے مختصر سی دعا ہے جو سورج سے کی گئی ہے اوس کے مختلف طور سے تراجم کئے گئے ہین لیکن مندرجہ ذیل ترجمہ سے اوسکے عام معانی معلوم ہوتے ہین۔ ہم اوس سورج دیوتا کی پرکاشنا رچیت وہرتا ہین جو کاش ہمارے منو نمین اونکی پرکاشتا ہو۔

ہندوستان مین ایسے مندر بہت کم ہین جو سورج سے مخصوص ہون نہایت مشہور مندر کنارک واقعہ اڑیسہ مین تھا۔ کہتے ہین کہ اُڑیسہ کے ۱۲ سال کا خراج اوس مندر کی تعمیر مین صرف ہوا تھا اب اوسمین کوئی آتا جاتا نہین اور ویران پڑا ہوا ہے۔

قدیم مصریون مین سورج دیوتا کو را کہتے تھے اوسکی تصویر انسان کی سی کھینچتے تھے جسکا سر باز کا سا ہوتا تھا اور اوسپر چکر بنا ہوا اوسکے نشانون مین سے ایک نشان سرطان تھا بڑا بادشاہ اوسکے نام کو اپنے نامون کے ساتھ اسی لئے چسپان کرتے تھے جیسا کہ لفظ فے۔را۔ (فرعون) سے استنباط کا پتہ لگتا ہے

پارسیون مین مترا یعنے سورج کے دیوتا کی ازحد تعظیم کیجاتی ہے اوسی سبب سے زبردست اور سب سے زیادہ شجاع اور سب سے زیادہ اسردن کا دشمن کہتے ہین سن عیسوی کے قریب قریب اسکی پرستش مغرب مین بہت عام ہوگئی۔ پیرو واقعہ جنوبی امریکہ کے بادشاہ ہندوستان کے سورج بنسی خاندان کی طرح سورج کی اولاد ہونے کا دعوے کرتے تھے اور انکا سورج کا مندر بڑی شاندار عمارت ہوا کرتی تھی اور اسکی سنہری شکل انسان کی سی بنایا کرتے تھے اور چہرہ مشرق کی طرف کرتے تھے جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسکی سنہری کرنین ہر طرف پھیل رہی ہین جب صبح کی سورج کی کرنین اوسپر پڑتی تہین تو اونکا عکس ایسا پڑتا تھا جیسے کہ شیشے کو سورج کے سامنے کرنے سے پڑتا ہے۔

جزیرہ جاپان مین سورج کو بہت مانتے ہین لیکن اوس جگہ اوسے دیوی کہتے ہین اہل جرمنی بھی قدیم زمانے مین سورج کو دیوی کہتے تھے

ابھی تک سورج کی پرستش بہت ملکون مین ہوتی ہے چنانچہ بحر الکاہل کے جزیرون کے باشندے طلوع آفتاب کے وقت سورج کی بڑی پوجا کرتے ہین۔ سائبیریا کے وحشی فرقہ کی ایک عورت صبح کو سورج کے چڑھتے وقت اوس کے آگے پیشانی خم کرکے کہا کرتی ہے اے دیوتا جب تو اٹھتا ہے تو مین بھی اپنے پلنگ سے اٹھتی ہون۔ اور جب شام ہوتی ہے تو کہتی ہے اے دیوتا جب تو چلا جاتا ہے تو مین بھی سونے کو چلی جاتی ہون۔

میرے احباب کے لئے یاددہانی

۱۰ ستمبر ۱۸۹۷ء سے اخبار جہان نما امرتسر کے ساتھ میرا کوئی تعلق متعلق بہ اخبار نہین رہا۔ اور ۲۰ اگست ۱۸۹۷ء سے لیکر ۲۰ ستمبر تک کچھ تو حضرت امام الوقت کے مقدس سفر کی مصروفیت اور کچھ اپنی بیماری کیوجہ سے مین اپنے احباب کے خطوط وغیرہ کی طرف پوری توجہ نہین کرسکا۔ اسلئے مین اونکو اطلاع دیتا ہون کہ اس عرصہ مین جن اصحاب نے منی آرڈر یا خطوط میرے نام ارسال کئے ہین وہ براہ نوازش مجھے اطلاع دین۔ اور خطوط کے مضمون سے آگاہی بخشین۔ اور اتنی تکلیف اور گوارا کرین کہ وہ پہلی رسید جو منی آرڈر کراتے وقت اور بعد تقسیم منی آرڈر بذریعہ معرفت ڈاکخانہ انکو ملی ہے میرے پاس بھیجدین تاکہ مجھے اپنے حساب کی فہمید مین دقت نہ ہو کیونکہ بعض اصحاب لکھتے ہین۔ کہ ہمنے منی آرڈر بھیجا مگر مجھے وصول نہین ہوا مجھے بوجہ [illegible] چونکہ ان معاملات کیمتعلق خط و کتابت کرنا ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ یہ جھگڑے ایک ہی بار طے ہو جائین۔ آئندہ جملہ خط و کتابت دفتر الحکم امرتسر شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام سے ہون۔

آپکا نیازمند اور بنی نوع انسان کا خدمتگزار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم امرتسر

۱؎ تصویر اگلے اشو مین دین گے۔ (ایڈیٹر)